فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۱ شعبان ۱۳۹۰ھ ۱۳ اخاء ۱۳۴۹ ہش ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۳۴

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش

۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء

ہر مجلس کے نمائندے سالانہ اجتماع میں شامل ہوں

تا وہ "ایک نئی رُوح اور ایک نئی زندگی" لے کر واپس جائیں

(محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بہت قریب آچکا ہے اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ خدام اور اطفال تین دن اکٹھے مل کر خدا تعالیٰ کا نام بلند کریں۔ اس کی حمد بیان کریں۔ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش ارشادات اپنے کانوں سے سُنیں تا اُن کے دل دھل جائیں سُستیاں دُور ہوں۔ اسلام اور احمدیت کی محبت اُن کے دلوں میں داخل ہو جائے۔ خدمتِ اسلام اور اصلاحِ نفس کے لئے ایک نیا عزم اُن کے دلوں میں پیدا ہو اور "ایک نئی رُوح اور ایک نئی زندگی" لے کر وہ یہاں سے واپس جائیں۔

خادم کا کام ہے کہ آقا کے ہونٹوں پر نظر رکھے اور آقا کی آواز پر کان دھرے اور جو حکم ملے اس کی فوراً تعمیل کرے۔ ہمیں ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم مل چکا ہے کہ

"ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اِن اجتماعوں میں شامل ضرور ہو"

پس اے احمدی نوجوانو! اور اے احمدی بچو! تم دُور رہتے ہو یا قریب اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اپنے سب کاموں کو چھوڑ کر سب روکوں کو عبور کرتے ہوئے لبیک یا امیر المؤمنین کہتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں پہنچ جاؤ اور اس زندگی کے چشمہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جاری کیا ہے اپنی رُوحوں اور دِلوں کو سیراب کرو۔

قائدینِ اضلاع کی خدمت میں میری گذارش ہے کہ ہر مجلس میں اپنے نمائندے بھجیں اور جس مجلس کے متعلق سُستی کا شُبہ ہو اُس کے لئے ایسا انتظام فرمائیں کہ آپ کا نمائندہ اُن کا نمائندہ اپنے ساتھ لے کر آئے۔ دیکھیں نیکی کی اِس دوڑ میں کونسا ضلع آگے بڑھتا ہے؟

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) عزیزہ سیدہ مسرت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب مرحوم سرگودہا کا نکاح ہمراہ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ بعوض حق مہر آٹھ ہزار روپیہ۔

(۲) عزیزہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید موسیٰ رضا صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان کا نکاح ہمراہ مکرم طارق محمود صاحب بخاری ابن مکرم ریاض احمد صاحب بخاری بعوض حق مہر چار ہزار روپیہ۔

اس موقع پر حضور نے ایک مختصر مگر پُر معارف خطبہ بھی ارشاد فرمایا نیز ایجاب و قبول کرانے کے بعد اِن رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احبابِ جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِن ہر دو رشتوں کو جملہ متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دُنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اجتماع انصار اللہ

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اخاء کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اس میں شمولیت کے لئے خود بھی تشریف لائیں اور اپنے دوستوں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے ایام (۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء) میں رضاکارانہ خدمت کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی لیڈی ڈاکٹر تین دن کے لئے ربوہ آکر یہ خدمت سرانجام دے سکیں تو یہ ان کے لئے بڑے ثواب کا موجب ہو گا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ر اخاء ۱۳۴۹ہش

اِسلامی قانون کس طرح بن سکتا ہے

جو لوگ اپنی اٹکل سے کسی خاص فقہی سکول کے مطابق یہاں پبلک قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں وہ فتنہ وفساد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ کیونکہ جو فرقے اس سکول سے اختلاف رکھتے ہیں بلکہ خود اس فقہی سکول کے اندر جو اختلافات ہیں وہ اتنے ہیں کہ یہاں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اہلِ حدیث اور خاص کر شیعہ فرقہ ایسے قانون کے سخت مخالف ہیں اور چاہتے ہیں یہاں ایسا قانون نافذ ہو جس میں شیعوں کے لئے اپنے خاص پبلک قانون کی گنجائش ہو۔ ظاہر ہے کہ ایک ملک میں دو یا تین پبلک قانون نافذ نہیں ہو سکتے۔ اسلئے اوّل تو چاہیئے کہ ایسے فیصلے اللہ تعالےٰ کے فرستادہ عدل وحکم سے کرائے جائیں۔ فی الحال صورت یہ ہے کہ ایک ایسی مجلس بنائی جائے جو تمام فقہی اختلافات سے بالا ہو کر قرآن اور سُنّت کی رہنمائی میں قانون کا ڈھانچہ تیار کرے اور کسی فرقہ کے قانون کو محض اکثریت کی بناء پر ترجیح نہ دی جائے اگرچہ اِس طرح جو قانون بنے گا وہ بھی قرآن وسُنّت کے مطابق نہیں ہو گا بلکہ انسانی ذہن کی پیداوار سمجھا جائے گا۔

شیعہ اصحاب نے تو اس امر کا نوٹس بڑے احساس کے ساتھ لیا ہے اور انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ ہم کو پبلک قانون خلافتِ راشدہ کے عہد کے مطابق منظور نہیں ہے۔ ان سے یہ کہنا کہ حضرت علی کی خلافت بھی تو خلافتِ راشدہ میں شامل ہے کوئی خاص اثر نہیں رکھتی۔ کیونکہ شیعہ اس کے متعلق یہ جواب دیتے ہیں کہ جب خلافتِ ثالثہ کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا گیا تھا کہ آپ حضرات شیخینؓ کی پیروی کریں گے تو انہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا تھا اور صرف قرآن و سُنت کی پیروی کا اقرار کیا تھا۔ آپ کے اس جواب کی وجہ سے آپ کی بجائے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ ثالث منتخب کر لیا گیا تھا۔

اس سے واضح ہے کہ شیعہ حضرات جن کی بہت بڑی اکثریت پاکستان میں موجود ہے کسی طرح خلافتِ راشدہ کے پبلک قانون پر راضی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ان کے اخبارات بار بار اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ایک حوالہ ملاحظہ ہو:۔

> "چونکہ اس ملک میں سیرت شیخین پر عمل کرنے والے برادران اہلِ سنت موجود ہیں اور ہمیں ان کا احترام ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ شیعہ پر زبردستی سیرت شیخین کا نظام خلافتِ راشدہ کے رنگ سے ٹھونس دیا جائے اور اس کا نام پبلک لاء رکھ دیا جائے۔ ...۔ دونوں فرقے برابر کے حصہ دار ہیں۔ دونوں کے مساویانہ حقوق ہیں۔ دونوں ہی اس کی بقاء و استحکام کے ذمہ دار ہیں۔ اکثریت اور اقلیت کا سوال خطرناک ہے۔ اگر آج شیعہ کو اقلیت سمجھ کر اکثریتی فرقہ من مانی کارروائی کر جائے تو پھر کل اہلسنت کے اندرونی فرقے دیوبندی اہلحدیث بریلوی اس اصول کے تحت ایک دوسرے کو برداشت نہ کر سکیں گے اور پاکستان ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے شیعہ ایسے نظام کو کسی صورت میں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں جو اکثریت کے زعم میں ان پر ٹھونسا جائے۔ شیعوں کا یہ اقدام مملکت کے استحکام اور دیگر اسلامی فرقوں کو آئندہ پیش آنے والے خطرہ سے بھی محفوظ کرتا ہے!"
>
> (ہفت روزہ شہید لاہور ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۰ء صہ)

حدیث الرسولؐ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ وَانْتَظَرَ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْهِمْ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ۔" (مسلم کتاب الجهاد والسیر باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر صہ ۱۳۳ / ۲-۱)

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جبکہ آپؐ کو ایک دشمن سے جنگ لڑنا تھی۔ سورج ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا۔ اے لوگو! دشمن سے مٹھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو اللہ تعالےٰ سے خیر وعافیت کی دعا مانگو لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنّت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔ اے اللہ! تُو کتاب نازل کرنے والا ہے بادلوں کو چلانے والا ہے۔ دشمن کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے سو تُو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

حضرت مصلح موعودؓ کا "الفضل" کی نسبت قیمتی ارشاد

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبار "الفضل" کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ر مارچ ۱۹۴۶ء)

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

قسط ۲

ایبٹ آباد میں
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

زرّیں نصائح، احباب سے ملاقاتیں اور ربوہ کو روانگی

(مرتّبہ:- مکرّم یوسف سلیم صاحب ایم اے)

ملاقاتیں

مورخہ ۲۷ تبوک۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اپنے دوسرے افرادِ خاندان کے ساتھ گیارہ بجے قریب ہی ایک پُر فضا جگہ سیر و تفریح کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور وہاں سے سات بجے شام واپس تشریف لائے۔ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد احباب میں رونق افروز ہوئے۔ اس روز راولپنڈی سے محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب خاکی چند دیگر احباب کے ساتھ حضور کی ملاقات کیلئے حاضر تھے۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ بخشا۔ محترم خاکی صاحب کی حالت دیدنی تھی۔ پیرانہ سالی کا عالم، بیماری کا ضعف اور سہارے کے محتاج تھے۔ یہ سب کچھ تھا مگر اپنے پیارے آقا اطال اللہ بقاءہٗ کے ساتھ فرطِ عقیدت اور وفورِ محبت میں اپنی جسمانی تکلیف کا ذرا بھی احساس نہ تھا۔ آپ حکمت کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری سے بھی شوق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کیلئے اپنے ساتھ ایک فارسی نظم فریم کروا کر لائے تھے جسے حضور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ نیز ان کی بیماری کے پیشِ نظر تھوڑی سی مقدار میں سویا بین بھی مرحمت فرمائی۔

اسی ضمن میں حضور نے سویا بین کی خاصیت، غذائیت اور اس کے استعمال کے مختلف طریقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ گنٹھیا اور امراضِ قلب میں بڑی مفید ہے۔ اسی طرح آپ نے سونف کے متعلق اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر بتایا کہ یہ آنکھوں کی بینائی کے لئے بھی مفید ہے۔ فرمایا سونف اور چینی ہم وزن لے کر خوب کھرل کر لینے کے بعد رات کو کھانے کے بعد استعمال کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امراضِ چشم میں فائدہ بخش ہے۔

کل مؤرخہ ۲۸ تبوک کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا پشاور تشریف لے گئیں۔ آپ محترم کرنل ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے ہاں قیام فرمائیں گی۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور آپ خیریت سے واپس ربوہ تشریف لائیں۔

ظہر کی نماز کے بعد حضور تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ محترم حضرت میاں مولا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اور اس لحاظ سے منفرد حیثیت کے حامل ہیں کہ ایک تو آپ پیدائشی احمدی ہیں اور دوسرے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی تھی اسی مبارک اور تاریخی دن آپ کی ولادت ہوئی تھی آپ گوجرانوالہ شہر سے حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور نے ان سے مصافحہ کیا اور حالات دریافت فرمائے۔ ان کے علاوہ محترم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی واہ کینٹ سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ان سے بھی گفتگو فرماتے رہے۔

اس روز مغرب کی نماز کے بعد بھی حضور ایدہ اللہ احباب میں نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت احباب میں رونق افروز رہے۔ حسب معمول مقامی جماعت کے اکثر دوست موجود تھے۔ حضور نے ان سے گفتگو کے دوران فرمایا۔ ہمارے اکثر مخالفین سنی سنائی باتوں کی بناء پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انہیں اصل کتابیں پڑھوائیں اور حقیقتِ حال اُن پر واضح کریں۔ فرمایا یہ بات تو کسی لحاظ سے قرینِ انصاف نہیں ہے کہ کسی عبارت کا حوالہ دیتے وقت اس کا کچھ حصہ تو درج کر دیا جائے اور بقیہ حصہ نظر انداز کر دیا جائے۔ فرمایا اس حقیقت سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ کسی صحیح نتیجے پر پہنچنے کے لئے پورے حوالے پر یکجائی طور پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔

حضور کا یہ بابرکت سفر اب قریب الاختتام ہے۔ انسان جہاں کچھ عرصہ قیام کرتا ہے اُس جگہ سے قدرتی طور پر اُنس پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اُس جگہ کو چھوڑتے وقت ضرور اُداسی محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا پرسوں انشاء اللہ روانگی ہے۔ تھوڑے دن یہاں قیام کیا ہے یہاں سے جانے پر اُداسی اور ربوہ پہنچنے کی خوشی ہے۔ اِن ملے جُلے جذبات کے ساتھ احباب سے رخصت ہوں گے۔

ربوہ کو روانگی

مؤرخہ ۲۹ تبوک۔ حضور ایدہ اللہ نماز ظہر اور پھر نماز مغرب کے بعد بھی احباب میں تشریف فرما ہوئے۔ آج ربوہ کے لئے واپسی کی تیاری ہو رہی تھی۔ فضا اُداس اور مقامی احباب کے چہرے اپنے پیارے آقا کی جُدائی کے احساس سے مغموم تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے ہوئے اپنے اقوالِ ارشادات اور مواعظِ حسنہ سے سرفراز فرمایا۔ اس موقعہ پر مقامی جماعت کے علاوہ مانسہرہ، چھنگلا اور کئی دوسری جماعتوں سے بھی احباب کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا شاید صبح احباب کے لئے آنا دشوار ہو اسلئے ابھی وقت میں دعا کروا دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا مگر صبحدم چھوٹے بڑے، بچے بوڑھے سبھی دیوانہ وار اپنے آقا ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کے لئے آ جمع ہوئے۔ حضور نے ازراہِ شفقت ہر ایک کو شرفِ مصافحہ بخشا اور ایک بار پھر اجتماعی دعا کروانے پر سوا سات بجے صبح حضور کا مبارک قافلہ دارالہجرت کو روانہ ہُوا۔

سوا نو بجے راولپنڈی پہنچنے پر حضور ایدہ اللہ مع قافلہ محترم میجر سیّد مقبول احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی کوٹھی "بیت السلام" پر تشریف فرما ہوئے ناشتہ یہیں کیا اور سوا گیارہ بجے یہاں سے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت نے محترم امیر صاحب کی سرکردگی میں شہر سے باہر حضور کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل کی۔ ڈیڑھ بجے حضور نے کلر کہار کے ایک ریسٹ ہاؤس میں چند گھنٹے کے لئے توقف کے دوران دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ محترم راجہ محمد نواز صاحب نے پہلے سے حضور کیلئے ریسٹ ہاؤس کا انتظام کرا رکھا تھا۔ یہاں سے حضور کا قافلہ ساڑھے تین بجے روانہ ہُوا۔ سرگودھا سے دو میل باہر جماعت احمدیہ سرگودھا کے احباب نے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمتِ بابرکت میں کینال ریسٹ ہاؤس میں جماعت احمدیہ سرگودھا کی طرف سے دعوتِ عصرانہ قبول فرمانے کی درخواست کی جسے ازراہِ شفقت حضور نے منظور فرمایا۔ ساڑھے چھ بجے فارغ ہونے کے بعد حضور وہاں سے روانہ ہوئے اور ساڑھے سات بجے شام بخیر و عافیت ربوہ میں ورود فرما ہوئے۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لیکچرار اکنامکس اور ایک لیکچرار اردو اور ایک لیکچرار فلاسفی کی فوری ضرورت ہے۔ فلاسفی کی آسامی عارضی ہے۔ امیدوار کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔ اے مذکورہ مضامین میں ضرور ہونے چاہئیں۔ ابتدائی تنخواہ مع بیس فیصد الاؤنس ۲۸۸/۰ روپے ماہوار ہوگی۔ آسامیاں مستقل ہیں۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند امیدوار اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں بنام پرنسپل جلد بھجوائیں۔

پرنسپل

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

آگیا آقا ہمارا آگیا!

(ایبٹ آباد سے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واپسی پر)

مژدہ باد اے دوستو! آقا ہمارا آگیا
آگیا آرامِ جاں، دل کا سہارا آگیا
آفتابِ زندگی، نورِ نظارا آگیا
پیار ہے جس سے ہمیں آخر وہ پیارا آگیا

شاد باد اے خاکِ ربوہ! خاکِ ربوہ شاد باد
جذبۂ دل کامراں سوزِ محبّت بامراد

ہر زباں پر ہے صدا خوش آمدید و مرحبا
بربطِ دل کی نوا خوش آمدید و مرحبا
نغمۂ موجِ صبا خوش آمدید و مرحبا
ذرہ ذرہ گونج اُٹھا خوش آمدید و مرحبا

مرحبا اے پیارے آقا، مرحبا یہ بازگشت
شاق تھی کتنی جُدائی کیا کہیں یہ سرگزشت

آرزو ہے ترے قدموں میں ستارے رول دیں
گلشن و دشت و دمن کے پھول سارے رول دیں
آبشاروں کے حسیں الماس پارے رول دیں
وادیٔ و کہسار کے رنگیں نظارے رول دیں

اِس طرح کے سینکڑوں ہیں دل میں ارمانوں کے خواب
تیرا فرشِ رہگزر ہیں تیرے دیوانوں کے خواب

تُو قدم اپنا ہمارے اِن حسیں خوابوں پہ رکھ
دل کی دہلیزوں پہ رکھ آنکھوں کی محرابوں پہ رکھ
ہجر کے زخموں پہ رکھ سینے کے مہتابوں پہ رکھ
رہ گزارِ شوق کے اُفتادہ بے تابوں پہ رکھ

تیری خاکِ پا جبینِ عشق کی ہے آبرو
کون سمجھے گا جہانِ شوق کی یہ گفتگو

تیری آمد سے ہے ربوہ پھر جہانِ رنگ و بُو
تیرے جانے سے اُجڑ جاتا ہے شہرِ آرزو
ڈھونڈتی ہیں تیرے جلووں کو نگاہیں کُو بکُو
ہم پہ فرقت میں گزر جاتی ہے کیا محرم ہے تُو

باوجود اس کے تجھے ذوقِ جہاں پیمائی ہے
کیا کریں اس دِل کا، تیری دید کا سودائی ہے

آہ تیرے خادموں کو تجھ سے کتنا پیار ہے
تھوڑے عرصے کی جُدائی بھی گُلو افشار ہے
تیری مے سے اپنا جامِ زندگی سرشار ہے
کیا کہیں کیوں موجبِ تسکیں ترا دیدار ہے

تُو جمال اپنا ہمارے دل کے آئینے میں دیکھ
ولولے ہیں کس قدر عشّاق کے سینے میں دیکھ

سوچتے ہیں تھام کر دامن ترا جانے نہ دیں
وقت کا مُنہ موڑ دیں رفتارِ دَوراں روک لیں
زندگی بھر کو تری مژگاں کی چھاؤں میں رہیں
آہ کتنی آرزوئیں ہیں دلِ برباد میں

تھم ذرا بے تابیٔ دل غور کرنے دے مجھے
چند کلیاں صبر کی دامن میں بھرنے دے مجھے

طشتِ ساقی میں رکھے ہیں اَور بھی قوموں کے جام
پیارے آقا اَور بھی ہیں سرزمینوں کے امام
وسعتِ قلب و نظر سے عشق ہے عالی مقام
عام ہے سب کے لئے سوزِ محبّت کا پیام

ہمدمی بھی دردِ ہجراں بھی نصیبِ عشق ہے،
فصلِ گل بھی چاکِ داماں بھی نصیبِ عشق ہے

(سعید احمد اعجاز)

سالانہ اجتماع کے سلسلے میں
لجناتِ اماء اللہ کیلئے ضروری ہدایات

(حضرت سیّدہ مریم صدّیقہ صاحبہ مدّظلہا العالی)

۱۔ لجنات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ وہ جن نمائندگان کو اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں وہ سوائے اشد مجبوری کے ایسی ہوں جن کے ساتھ چھوٹے بچے نہ ہوں۔

۲۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اُن کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور آئے (خواہ شہری لجنہ ہو یا دیہاتی) لیکن ہر آنے والی خواہ وہ نمائندہ ہو خواہ زائرہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ضرور ہونی چاہیئے ورنہ لجنہ مرکزیہ اس کے قیام و طعام کی ذمہ وار نہیں ہو گی۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاص ارشاد ہے کہ ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے۔ حضور کے ارشاد کی اطاعت کرتے ہوئے ہر لجنہ کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ کا آنا ضروری ہے۔ جس لجنہ کی نمائندہ اجتماع میں نہیں آئے گی گویا حضور کے ارشاد کی اس نے تعمیل نہیں کی ٭

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

معاصرین سے

الزام تراشی اور اس کے خطرناک نتائج

(منقول از ماہنامہ ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

ہمارے ملک کی بیشتر آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ایک مسلمان کو فطری طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات اور اہل بیت سے والہانہ محبت اور عقیدت ہوتی ہے اور یہ چیز ان کے ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ جس دل کے اندر ان عظیم اور قابل احترام ہستیوں کے لئے ادب و احترام کے جذبات نہیں وہ دل نور ایمان سے خالی ہے۔ ایک مسلمان خواہ عملی اعتبار سے کتنا ہی پست ہو مگر ان مقدس نفوس کے بارے میں بڑے نازک جذبات رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر شخص بخوبی جانتا ہے۔ کسی فرد یا گروہ کے خلاف عوام کے جذبات انگیخت کرنے کے لئے اس کی طرف یہ بات منسوب کر دینا کافی ہے کہ وہ ان بزرگ و برتر ہستیوں کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ صرف اتنی بات زبان سے کہہ دینے سے اس فرد یا گروہ کو گردن زدنی قرار دیا جا سکتا ہے اور عوام کو اس کے قتل پر ابھارا جا سکتا ہے۔ ہمارے اس ملک میں خواندگی کا تناسب ہی کیا ہے اور خواندہ لوگوں میں بھی کتنے لوگ اس بات کا شعور اور اس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں کہ کسی شخص کے خلاف کوئی الزام تسلیم کر لینے سے پہلے اس کی تحقیق کر لیں۔ صدیوں کے اخلاقی انحطاط کی وجہ سے ہم قرآن مجید کے اس فرمان کو یکسر بھلا چکے ہیں کہ جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس پر کوئی کارروائی کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اس سلسلے میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کا بھی ہمیں کوئی پاس لحاظ نہیں رہا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ جس طرح کوئی بات سنے اسے تحقیق کے بغیر دوسروں کی طرف منتقل کرتا رہے۔ ہمارے خطیبوں کی حالت یہ ہے کہ جس کے خلاف ان کے دل میں ذرا سی بھی نفرت اور عداوت ہوتی ہے۔ اس پر جان بوجھ کر بدترین جھوٹے الزامات لگاتے چلے جاتے ہیں اور ہمارے عوام کی حالت یہ ہے کہ کسی کے حق میں اچھی بات تو وہ بڑے تامل کے ساتھ قبول کرتے ہیں لیکن بری بات قبول کرنے اور اسے آگے دوسروں تک پہنچانے میں انہیں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ خدا کا خوف دلوں سے نکل چکا ہے۔ جھوٹ بولنے والوں کو شاید کبھی بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ کبھی ان کو مرنا بھی ہے اور اپنے خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنی ان باتوں کی جوابدہی بھی کرنی ہے جو وہ زبانوں سے نکال رہے ہیں اور جھوٹ سننے والے بھی اس کو بھول چکے ہیں کہ خدا کے ہاں زبانوں کے ساتھ کانوں کا بھی حساب لیا جانے والا ہے۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

بے شک کان آنکھ اور دل۔ ان سب کے بارے میں جوابطلبی ہونی ہے۔

(بنی اسرائیل ۳۶)

الزام لگانے والوں نے مستقل طور پر یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ دوسرے شخص کی عبارتوں میں سے سیاق و سباق کو الگ کر کے کچھ فقرے اور الفاظ نکال لیتے ہیں اور ان کو اپنے مطلب کے معنی پہنا کر لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ ان کا الزام اس شخص کی فلاں تحریر سے ثابت ہو رہا ہے۔ حالانکہ اقتباس ایک ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی شخص سیاق و سباق سے الگ کوئی ٹکڑا نکالے تو انسانی کلام تو درکنار، اللہ تعالے کے کلام سے بھی ایک ظالم یہ ثابت کر سکتا ہے کہ نماز کے قریب تک نہ پھٹکنا چاہیئے۔ اس طرح کی بددیانتی تو کسی شریف آدمی کو بھی زیب نہیں دیتی، کجا یہ کام وہ لوگ کریں جو مسند رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے وارث ہونے کے مدعی ہیں اور جن کی زبان فیض ترجمان سے صبح و شام اسلامی تعلیمات کے تذکرے ہوتے رہتے ہیں۔

کسی شخص کی کسی تحریر یا تقریر کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کے اہل علم میں چند اصول ہمیشہ مسلّم رہے ہیں۔

ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کے کسی ایک لفظ یا فقرے کو نہیں بلکہ اس کی پوری تحریر و تقریر کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے گا کہ مصنف یا مقرر کا اصل مدعا کیا ہے اور بے لاگ طریقے سے یہ رائے قائم کی جائے گی کہ اس سیاق و سباق میں جو بات کہی گئی ہے اس سے کوئی ایسا مفہوم نکلتا بھی ہے یا نہیں جو قابل گرفت ہو؟

دوسری بات یہ ہے کہ اگر مصنف یا مقرر کے علم میں یہ بات لائی گئی ہو کہ اس کی فلاں عبارت یا فلاں جملے یا لفظ پر یہ گرفت کی گئی ہے اور اس نے خود اپنے مدعا کی ایسی توضیح کر دی ہو۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہو کہ اس کے قول کا مطلب وہ نہیں ہے جو الزام لگانے والے اس سے نکال رہے ہیں تو اس کی اپنی ہی توضیح کو تسلیم کیا جائے گا اور اس پر اصرار نہیں کیا جائے گا کہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ خود بیان کر رہا ہے بلکہ وہ ہے جو الزام لگانے والے اس کے الفاظ سے نکال رہے ہیں۔

تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ کسی خاص مسئلے میں اگر ایک مصنف یا مقرر اپنے خیالات کا بارہا مختلف مواقع اور اوقات میں مفصل اظہار کر چکا ہو تو اس مسئلے کے بارے میں اس کا اصل عقیدہ وہ قرار دیا جائے گا جو اس کے تمام بیانات پر بحیثیت مجموعی نگاہ ڈالنے سے ظاہر ہو رہا ہو۔ نہ کہ وہ جو اس کے کسی ایک فقرے یا جملے سے نکالا جاتا ہو اور جو اس کے مجموعی بیانات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ مثلاً ایک شخص ایک جگہ نہیں بلکہ بیسیوں مقامات پر اپنی تحریروں میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے مناقب بیان کرتا ہے ان کے ایمان و عمل اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی جاں نثاری کو انتہائی عقیدت کے ساتھ خراج تحسین پیش کرتا ہے اسلام کے لئے ان کی بیش قیمت خدمات کا بار بار ذکر کرتا ہے اور ان کو سراہتا ہے اور ان پر زبان طعن دراز کرنے والوں کے اعتراضات کا مدلل جواب دیتا ہے۔ ان کے اجماع کو حجت مانتا ہے۔ مسائل شرعیہ میں اقوال صحابہؓ سے استدلال کرتا ہے اور برملا کہتا ہے کہ نوع انسانی کی تاریخ نے انبیاء کے بعد صحابہؓ سے زیادہ مقدس گروہ نہ کبھی پہلے دیکھا تھا۔ نہ اس کے بعد دیکھا۔ ایسے شخص کی ان تمام تحریروں کو نظر انداز کر کے اس کی بعض تحریروں کے کچھ جملے ادھر ادھر سے نکال کر اس پر توہین صحابہؓ کا الزام لگا دینا صریح بے انصافی قرار پائے گا۔

چوتھا اصول یہ ہے کہ جن مسائل یا معاملات میں صحابہ، تابعین تبع تابعین بعد کے ائمہ اہل سنت اکابر محدثین و مفسرین، فقہا اور متکلمین کے اقوال مختلف رہے ہیں ان میں اگر کوئی شخص کسی ایک قول کو اختیار کرتا ہے اور ان اکابر سلف کا حوالہ بھی دے دیتا ہے جن کی بنا پر اس نے ان کے قول کو قبول کیا ہے تو اس کی رائے کو علمی دلائل کے ساتھ غلط ثابت کرنے کی کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ مگر اسے بدعقیدہ یا ضال اور مضل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچہ اس طرح کی زیادتیاں پہلے بھی کی جاتی رہی ہیں۔ حتی کہ امام ابوحنیفہ جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی کہنے والوں نے گمراہ کہہ دیا ہے۔ مگر اکابر اہل علم نے کبھی الزام دہی کے اس طریقے کو پسند نہیں کیا ہے۔

پانچواں اصول یہ ہے کہ مفتی کو کسی شخص کے خلاف فتویٰ صادر کرنے سے پہلے اس کے عقیدے اور مسلک کی پوری تحقیق کر لینی چاہیئے اور اس بات پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کے سامنے شخص موصوف کی کسی تحریر کے کچھ اقتباسات پیش کر دئے گئے ہیں، یا اس کی کسی کتاب میں بعض جملوں پر نشان لگا کر صرف وہ جملے دکھا دئے گئے ہیں۔ اگر مفتی کو اتنی فرصت نہیں ہے کہ مسئلہ زیر بحث کے بارے میں اس شخص کے مسلک کی پوری تحقیق کرے تو فتوے جڑ دینا کوئی بہت ضروری کام نہیں ہے کہ جو کچھ مفتی کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اسی پر فتویٰ دے ڈالا جائے اور اس بات کا کوئی خیال نہ کیا جائے کہ اگر فتوے فی الواقع غلط ہوا تو اللہ تعالے کے ہاں مفتی سے باز پرس ہو گی۔

(ماہنامہ ترجمان القرآن اکتوبر ۷۰ء مرتبہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم محمد اعظم صاحب مولوی فاضل دمے کی بیماری کی وجہ سے علاج کے لئے لاہور ہسپتال میں داخل ہیں پہلے ایک دفعہ عزیزم کو اس بیماری سے خدا تعالے کے فضل سے افاقہ ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ وہی بیماری دمے کی عود کر آئی ہے اسلئے دوسری دفعہ پھر علاج کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں عزیزم کی والدہ اس خبر سے بہت بے چین ہے۔ عزیزم کی کامل شفایابی کے لئے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حاجی محمد فاضل عفی عنہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

غانا (مغربی افریقہ)

نمبر شمار	نام	وعدہ	ادائیگی
۴۱	مکرم الحاج ذکریا صاحب وا	۲۰۰ پونڈ	
۴۲	״ پاپا احمد اوپاکو ٹیچیمان	۲۰۰	
۴۳	״ معلم عیسےٰ صاحب وا	۲۰۰	
۴۴	״ ابراھیم عمر صاحب ״	۲۰۰	
۴۵	״ الحاج شیس صاحب ״	۲۰۰	
۴۶	״ سعید الحاج صالح صاحب ״	۲۰۰	
۴۷	״ الحاج عبداللہ مصطفےٰ صاحب ״	۲۰۰	
۴۸	״ ادریس قاسم یحیٰی صاحب ״	۲۰۰	
۴۹	״ اسحاق الحاج محمد صاحب ״	۲۰۰	
۵۰	״ محمد ثانی آدم صاحب ״	۲۰۰	
۵۱	״ موسےٰ ایانغ صاحب ״	۲۰۰	
۵۲	״ ذکریا الحاج عثمان صاحب ״	۲۰۰	
۵۳	״ الحاج مختار صاحب ״	۲۰۰	
۵۴	״ بی چی۔ عیسیٰ صاحب ناکوراڈی	۲۰۰	
۵۵	״ یوچی۔ آدم صاحب سویڈرو	۲۰۰	
۵۶	״ ہادوباجی محمد صاحب کیپ کوسٹ	۲۰۰	-/۶۰ پونڈ
۵۷	״ علی پا صاحب سارکوڈی باپانی	۲۰۰	
۵۸	״ رشید احمد ابوبکر گما صاحب اکرہ	۲۰۰	
۵۹	״ الحاج یعقوب بابایسن صاحب سویڈرو	۲۰۰	
۶۰	״ ابوبکر اودسو صاحب کماسی	۲۰۰	-/۴۰ پونڈ
۶۱	״ عبداللہ الیسوکو صاحب سویڈرو	۲۰۰	
۶۲	״ احمد عطا صاحب افرانسی	۱۰۰	
۶۳	״ عثمان بن سلیمان صاحب اباداں	۲۰۰	
۶۴	״ عیسےٰ آپیا صاحب کماسی	۲۰۰	
۶۵	״ کرنل ڈاکٹر محمد رمضان ساحلی صاحب اکرہ	۲۰۰	
۶۶	״ یا۔ ۳ گاری صاحب سویڈرو	۲۰۰	
۶۷	״ ابراھیم کواکو صاحب ״	۲۰۰	
۶۸	״ مسٹر کونی یا صاحب ״	۲۰۰	
۶۹	״ ابراھیم اودسو صاحب ״	۲۰۰	
۷۰	״ ابوبکر صاحب کماسی	۲۰۰	
۷۱	״ الحاج بشیر صاحب بیکوائی	۲۰۰	
۷۲	״ الحاج داؤد صاحب ״	۲۰۰	
۷۳	״ یوسف آدائی صاحب ״	۱۰۰	
۷۴	״ ابراہیم بوالکائی صاحب ״	۵۰	
۷۵	״ نورالدین بوالکین صاحب ״	۵۰	
۷۶	״ سالومن سودا صاحب ״	۵۰	
۷۷	״ کوجی یحیٰی ״ سیفوی	۵۰	
۷۸	״ عیسےٰ اودسو ״	۵۰	
۷۹	״ موسےٰ۔ کے۔ اودم ״	۵۰	
۸۰	״ آدم اودائی کوماونگمہ	۵۰	

مسائل نماز سے واقفیت

حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم شائع کردہ "مکتبہ فیض عام ربوہ" منگوا کر اپنے بچوں کی تربیت فرمائیں۔ نیز آسان طرز کتابت پر تیار کردہ پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں۔

حب مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں

فالج۔ لقوہ کسی اعضاء کا کمزور ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں سن ہو جانا۔ جسمانی اعصاب اور جوڑوں کی درد میں اکسیر ہے معدہ کو طاقت دیتی ہیں اور سوء ہضم کیوجہ سے اختلاج قلب میں مفید۔ قیمت بیالیس گولی ۴/۱ پیالیس گولی چار روپے

فہرست ادویہ خط لکھکر طلب فرمادیں

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نمبر شمار	نام	وعدہ	ادائیگی
۸۱	مکرم سعید صاحب سکاٹم	۵۰	
۸۲	״ عبدالرحمن امین صاحب	۱۰۰	

گیمبیا (مغربی افریقہ)

نمبر شمار	نام	وعدہ	ادائیگی
۱	״ لامین مانجانگ صاحب	۲۶ پونڈ	
۲	״ محمد لامین جوارا ״	۲۵	
۳	״ ابراھیم آمبو ״	۲۵	
۴	״ محمد عبداللہ سوہنا ״	۲۵	
۵	״ علی با ״	۲۵	
۶	״ احمد طال ״	۲۵	
۷	״ سعید ترب علی ״	۲۵	
۸	״ بدر۔ سیدی با ״	۲۵	
۹	״ ہارون رشید نیولینڈز ״	۲۵	
۱۰	״ حسن جوف	۲۵	
۱۱	״ مالک مانگا	۲۵	

نائیجیریا (مغربی افریقہ)

نمبر شمار	نام	وعدہ	ادائیگی
۱	مکرم الحاج ظفر اللہ۔ او ایلیاس صاحب لیگوس	۲۰۰ پونڈ	
۲	״ ڈاکٹر عمرالدین صاحب ״	۱۰۰	
۳	״ آر۔ اے۔ بوساری ابادان	۱۰۰	
۴	״ ایم۔ ایم حبیب صاحب لیگوس	۱۰۰	
۵	״ الحاج۔ کے۔ ایم۔ دائی اونگبانجو ״	۱۰۰	
۶	״ ایس۔ او۔ باکاری پریذیڈنٹ ״	۱۰۰	
۷	״ وائی۔ اے۔ ایچ آکلنا صاحب ״	۱۰۰	
۸	״ عبدالعزیز ہالبیرد کانو	۱۰۵	
۹	״ الحاجی عبدالعزیز آبیولا الارو	۱۰۰	
۱۰	״ ایچ۔ کے۔ اے فنشو کانو	۱۰۰	
۱۱	״ ایم۔ ایل اودیس کانو	۱۰۰	
۱۲	״ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ״	۱۰۰	
۱۳	״ ایم۔ ایم اورا بی۔ بی ״	۱۰۰	
۱۴	״ معلم محمد میشانو ״	۱۰۰	
۱۵	״ الحاج۔ اے۔ ڈبلیو ایلیاس ״	۱۰۰	
۱۶	״ ایم۔ ایس۔ اے اوگن بیکن لیگوس	۱۰۰	
۱۷	״ کے۔ کے لیشی ״	۱۰۰	
۱۸	״ الحاج اے۔ ایس اولاٹنڈے ״	۱۰۰	
۱۹	״ معلم وزیری عبدو ابجوئی	۱۰۰	

(باقی)

ہمدرد نسواں حب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی بیس روپے

دوائی فضل الٰہی زر بنا اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹۰ گولی سولہ روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

خوشی کی تقاریب پر خانہ خدا کا حصّہ

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱- "خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔"

۲- "اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصّہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں خوشی کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تمام مخلصین جماعت (مردوں، عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنے ہر خوشی کے مواقع پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کیلئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰/۱۰/۷ یوم منگل بوقت ۸ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔
کم از کم معیار بھرتی۔

قد:	۵ فٹ ۶ انچ
وزن:	۱۱۳ پونڈ
چھاتی:	۳۲" - ۳۴"
تعلیم:	پانچ جماعت
عمر:	۱۷ سال سے ۲۰ سال
میٹرک پاس کی عمر:	۱۷ سال سے ۲۱ سال

(ناظر امور عامہ)

دُعائے مغفرت

مکرم بابو فضل الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور کی اہلیہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ مورخہ ۲/۱۰ کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ ۳/۱۰ کو لاہور سے ربوہ صبح ۸ بجے لے جایا گیا۔ نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت مخیر غریب پرور اقربا نواز مہمان نواز حلیم الطبع شریف النفس صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار، خاوند کی بہت خدمت گزار وفادار اور دیانت دار بیوی تھیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخلصانہ محبت رکھتی تھیں۔ سالانہ جلسہ پر ہر سال باقاعدگی سے جاتی تھیں۔ تحریک جدید میں شروع سے حصّہ لیتی رہی تھیں۔ میاں عبداللطیف صاحب اور ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے بیماری کے ایام میں ان کی بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ مرحومہ اپنے خاندان کی ایک منفرد حیثیت کی حامل خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی چادر رحمت اور مغفرت میں لپیٹ لے اور جنّت الفردوس میں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے بلند درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ورثا کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دیوے (قاسم الدین سیالکوٹ)

ضرورت ہے

دفاتر تحریک جدید کے لئے دو محرر اور ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب جو سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں اپنے مکمل کوائف کے ساتھ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق و سفارش کے ساتھ جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

مجلس ارشاد گوجرانوالہ کا اجلاس

مرکز کے ارشاد کے مطابق مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں مورخہ ۹ اخاء (اکتوبر) کو نماز مغرب کے بعد "مجلس ارشاد" کی کارروائی خاکسار سید احمد علی کی صدارت میں عمل میں آئی۔ جس میں تلاوت مکرم حاجی محمد شریف صاحب نے کی اور نظم کلام محمود سے خادم سید احمد علی نے سنائی۔ اس کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم ماسٹر تاج محمد صاحب جیمہ نے زیر عنوان "اسلام میں جماعتی نظام کے لئے اصول و ہدایات" فرمائی۔ اور دوسری تقریر مکرم حکیم عبدالحمید صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے "جمع احادیث نبویہ کے لئے محدثین کی کاوشیں" کے موضوع پر فرمائی۔ آخری تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں تقریباً "اولیائے امت کے ۵۰ سے زیادہ الہامات" سنائے گئے۔ یہ سلسلہ پونے دو گھنٹے تک رہا اور دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام اور لاؤڈ سپیکر بھی تھا اللہ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات ظاہر فرماوے۔ آمین۔ (سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کی والدہ دل کی مریضہ ہیں اور کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں (مبشر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲- خاکسار کی اہلیہ بچہ کی پیدائش کے بعد ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک آرام نہیں آیا کافی کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرماوے (شیخ ریاض احمد ۳۴۹ جی غلام محمد آباد لائلپور)

۳- میری بچی نے اس سال ایف۔ اے فائنل کا امتحان دینا ہے امتحان ۱۰ اکتوبر سے شروع ہوگا احباب جماعت سے بچی کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے (حکیم فقیر احمد شکار پور)

۴- میرے بیٹے عزیزم رشید الدین کا ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء سے تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس۔ کا امتحان شروع ہو رہا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کو نمایاں کامیابی عطا کرے (صلاح الدین کیمل پور)

۵- مکرم منظور احمد صاحب بھٹی (رحمت بازار ربوہ) ہرنیا کی تکلیف میں مبتلا ہیں قارئین کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۶- مکرم مستری محمد رفیق صاحب آف چھٹے نزد سانگلہ ہل کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مستری محمد صدیق دار النصر ربوہ)

۷- میری اہلیہ گذشتہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں مختلف مقامات پر مختلف معالجین کی طرف رجوع کیا گیا۔ مگر افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے مریضہ کو شفائے کامل و عاجل سے نوازے۔ آمین (محمود مرزا عبدالحکیم ضلع ملتان)

اعلان نکاح

(۱)- مورخہ ۹/۱۰ بعد نماز جمعہ ایم عبدالقیوم صاحب ولد محبوب عالم صاحب سکنہ چک ۹ شریف ضلع سرگودھا حال ٹوپی ضلع مردان کا نکاح ہمراہ بی بی عائشہ صاحبہ بنت علی بہادر صاحب سکنہ ٹوپی بعوض مبلغ پانصد ۵۰۰ روپے حق مہر مکرم نور محمد صاحب خالد معلم وقف جدید سنٹر ٹوپی نے پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں مولا کریم یہ رشتہ ہر دو خاندان کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(۲)- مورخہ ۲/۱۰ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ٹوپی میں ایم مبارک احمد صاحب ولد عمر خان صاحب سکنہ نوشہرہ ضلع پشاور کا نکاح بی بی تسلیمہ صاحبہ بنت علی بہادر صاحب سکنہ ٹوپی کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپے حق مہر مکرم نور محمد صاحب خالد معلم وقف جدید سنٹر ٹوپی نے پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب برکت فرمائے۔ آمین

(امیر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / ۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا

رسولِ کریمؐ کی صداقت اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر زبردست دلیل

آپؐ کا سایہ اوّل دن سے کسی نہ کسی شکل میں برابر ممتد ہوتا چلا آرہا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے کیا تُو نے اپنے ربّ کے اس احسان کو نہیں دیکھا کہ اس نے کس طرح سائے کو لمبا کر دیا ہے۔ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اور اگر وہ چاہتا تو وہ اس کو ساکن بنا دیتا۔ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا پھر ہم نے سورج کو اس پر ایک دلیل بنایا ہے۔

یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ظہور فرمایا ہے اُس وقت سے لیکر آج تک برابر آپؐ کا سایہ کسی نہ کسی شکل میں ممتد ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپؐ کی زندگی میں ایک ساعت بھی تو ایسی نہیں آئی کہ آپؐ نے ترقی کی طرف قدم نہ اُٹھایا ہو۔ پہلے ہی دن جب آپؐ پر الہام نازل ہؤا اور آپؐ اس بات سے گھبرائے کہ یہ کام مَیں کیونکر سرانجام دے سکوں گا۔ دلوں کا فتح کرنا کوئی معمولی بات نہیں تو آپؐ اسی گھبراہٹ میں اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی سے اِس خدشہ کا اظہار فرمایا کہ اتنی بڑی ذمہ داری خدا تعالےٰ نے مجھ پر ڈال دی ہے اَب مَیں کیا کروں اِس پر پہلا ہی جواب جو آپؐ کی بیوی نے آپؐ کو دیا وہ یہ تھا کہ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا۔ آپ کسی قسم کا وہم اپنے دل میں پیدا نہ کریں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالےٰ آپؐ کو کبھی ذلیل یعنی ناکام نہیں کرے گا۔ گویا جس وقت آپؐ نے اپنے خدشات کا اظہار فرمایا خدا تعالےٰ نے معاً آپؐ کے سایہ کو بڑھا دیا اور آپؐ کی بیوی آپؐ کے مذہب میں شامل ہو گئی۔

عورتیں بظاہر تردّد کرنے والی اور متشکک طبیعت کی ہوتی ہیں مگر حضرت خدیجہ رضی نے آپؐ کی بات کو سُنتے ہی کہا کہ پہلا سایہ تو مَیں آپؐ کا بنتی ہوں۔ پس فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔ کیا دیکھتے نہیں کہ ہم کس طرح تیرے سایہ کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رض آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ عربوں میں سے یہودی اور اسرائیلی علوم کے ماہر تھے۔ جب حضرت خدیجہ رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے سامنے پیش کیا اور سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى (بخاری جلد ۱ باب کیف کان بدء الوحی) ان پر تو وہی فرشتہ اُترا ہے جو خدا تعالےٰ نے موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ اس طرح ورقہ نے بھی بزبانِ حال کہا کہ یا رسول اللہ مَیں بھی آپؐ کا سایہ بنتا ہوں۔

یہی حقیقت اللہ تعالےٰ اس آیت میں بیان فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ تم دیکھتے نہیں کہ ہم تمہارے سایہ کو کس طرح بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے ہی دن جب آپؐ دوسرے آدمی کے پاس پہنچے تو آپؐ کا سایہ اَور لمبا ہو گا۔ پھر جب گھر میں آکر اس بات کا ذکر میاں بیوی نے کیا تو ایک آزاد کردہ غلام کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ مجھے بھی اپنے سایوں میں شامل کر لیجئے۔ جوانی کے قریب پہنچے ہوئے علی رض کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مَیں بھی آپکا سایہ بنتا ہوں۔ آپ کے بچپن کے دوست حضرت ابوبکر رض نے جب یہ واقعہ سُنا تو وہ دوڑتے ہوئے آگئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! مَیں بھی آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہی وہ حقیقت ہے جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔

دُنیا میں نبیوں کی مخالفتیں تو ہؤا ہی کرتی ہیں اور آپؐ کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی ایام میں ہی وہ لوگ جو آپؐ کے اردگرد رہتے تھے یا جن کی رائے کوئی اہمیت رکھتی تھی آپؐ کے ساتھ شامل ہو گئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۹۳، ۹۴)

تقریبِ رخصتانہ

ربوہ ۱۰ رماہ اخاء ۱۳۴۹ہش مطابق ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو پانچ بجے شام عزیزہ محمودہ ایاز صاحبہ سلمہا بنت محترم مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف مشرقی افریقہ کی تقریبِ رخصتانہ ان کے مکان واقع دارالرحمت غربی میں عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد مقامی احباب اور بہنوں کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی شرکت فرمائی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے ۹ رجنوری ۱۹۷۰ء کو عزیز نعیم احمد صاحب طاہر ابن محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کے ساتھ پڑھا تھا۔

تقریبِ رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہؤا جو عزیز نصیر الحق نے کی۔ بعدہٗ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی اور اِس طرح عزیزہ سلمہا کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

اگلے روز مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو محترم مولانا ظہور حسین صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالعلوم میں وسیع پیمانے پر مکرم نعیم احمد صاحب طاہر کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کثرت سے شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہِ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

الجمعیۃ العلمیۃ کے نئے سال کے عہدیدار

۱۴ر تبوک بروز سوموار الجمعیۃ العلمیۃ کا اجلاس مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف، الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ کی زیرِ صدارت جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہؤا۔ اس اجلاس میں سنہ ۱۳۴۹-۵۰ھ کے لئے الجمعیۃ العلمیۃ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہؤا:۔

۱۔ نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ : منیر احمد چٹھہ (متعلم درجہ خامسہ)

۲۔ الامین : رشید احمد صاحب ارشد (متعلم درجہ رابعہ)

۳۔ نائب الامین الاوّل : محمود احمد صاحب بنگالی (متعلم درجہ ثالثہ)

۴۔ نائب الامین الثانی : نسیم مہدی صاحب (متعلم درجہ اولیٰ)

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ سب عہدیداران کو اخلاص اور محنت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(منیر احمد چٹھہ نائب۔ الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴